انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۴۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ــــــــــــ سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ــــــــــــ ایک ہزار

ناشر ــــــــــــ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ــــــــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ــــــــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ــــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

حصہ اوّل از فتاویٰ شیخ الاسلام شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنہ ۱۳۲۰ھ

مسئلہ: از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ مرسلہ جناب مولانا مولوی عبد الغنی صاحب واعظ ۱۲ ربیع الاول شریف باسمہ سبحانہٗ: مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا زوجین عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے اولاد بھی ہوئی اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبغ عقاید کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اوسکی منکوحہ اوسکی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحۂ مذکورہ کا کل مہر معجل و موجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ۔ بینوا توجروا۔

خلاصۂ جوابات امرتسر

۱: شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے۔ مرتد ہو چکا۔ منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا مرتد کو اپنی اولاد صغار پہ ولایت نہیں:۔　　　ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ

۲: شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ نبی اللہ کہتا ہے اور اسکے مرید اسکو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعوٰی نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہو لپس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوتی ہے عورت کو مہر ملنا ضروری ہے اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے:۔　　　عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی۔

۳: لاریب فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی ھو من اقسام السحر الی الانبیاء علیہم السلام[1] وادعی النبوۃ وغیرھا من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمۃ لاشک فی فسخہ لکن لھا المھر والاولاد الصغار:۔　　　ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ۔

۴: شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہوا اولاد عورت کو دی جائے گی عورت کامل مہر لے سکتی ہے:۔　　　ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ۔

۵: آنچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتوے دادہ اند ثابت و صحیح ست

(۱) زاد ھٰھنا: زعم انہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

کادیانی خود را نبی ورسول یزدانی قرار میدہد توہین وتحقیر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام وانکار معجزات شیوۂ اوست کہ از تحریر اتش برظاہر ست دنقل عبارات ازالہ کہ از رسالہ مرزا ست، :. احقر عباد اللہ الغنی واعظ محمد عبد الغنی۔

۶ : احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین :.

۷ : شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت ورسالت ہے۔ دنقل عبارات کثیرۂ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا، پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان تو یہی کہتا ہے کہ اسکو خدا پر بھی ایمان نہیں :. ابو الوفا ثناء اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

۸ : قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعوے رسالت کا بھی چنانچہ دایک غلطی کا ازالہ) میں اوسنے صراحۃً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں لہذا غلام احمد اور اوسکے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے۔ مرتد کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے اولاد صغار والدکے حق سے نکل جاتی ہے۔ پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیئے اور مہر معجل ومؤجل لے کر عورت کو اوس سے علیحدہ کرنا چاہیئے :. ابو تراب محمد عبد الحق امرتسری بازار صابونیاں۔

۹ : مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے منکر۔ معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے۔ مرزا کافر ہے۔ مرزا سے جو دوست ہو یا اسکے دوست سے دوست وہ بھی کافر دمرتد ہے :. صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف۔

۱۰ : آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک موجب کفر و ارتداد ہے۔ ایسے شخص پر کادیانی ہو یا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہونگے :. نور احمد عفی عنہ

مراسلت حامی سنت جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امرتسری باسم سامی حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالت وضلالات مفخر العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ۔ تحفہ تحیات وتسلیمات مسنونہ رسانیدہ

مکشوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتور وفساد برخاست است بموجب حکم آزاد کی بے صورتے در جنگ علماء آں رہبری راہبران دین اسلام نمی آید اکنوں ایں واقعہ در خانۂ یک شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ درعقد شخصے بودہ اں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از دے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانۂ پدر رسید لہذا برائے آں و برائے سد آئندہ وتنبیہ مرزائیاں فتویٰ ہذا طبع کردہ آید امید کہ آنحضرت ہم بمہر دستخط شریف خود مزین فرمانید کہ باعث افتخار

باشد سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیارپوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوے بذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود وگفت اگر دریں فتوے دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن ازیں جہت مردمان ایں بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ میشود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کڑہ گرباسنگہ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

فتوائے حضرت مجدد المائۃ الحاضرہ عالم اہلسنّت وجماعت مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون ۔ اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال ووبال ونکال سے بچائے۔ قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح ومثل مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

غیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال۔ پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جسکا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالے نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علی اسراف القادیانی مسمی کیا یہ رسالہ حامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مکرمنا قاضی عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی صینت عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمایا بحمد اللہ تعالے اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اوسکی تحریرات یہاں نہیں ملتیں مجیب ہفتم جو اقوال ملعونہ اوسکی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کئے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت ونجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجوہ کثیرہ کفر وارتداد مبین ہے۔ فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے گا۔

کفر اوّل مرزا کا ایک رسالہ ہے جسکا نام ایک غلطی کا ازالہ ہے اسکے صفحہ ۳، ۶ پر لکھتا ہے۔ میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے۔ آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جسکا نام

پاک احمد ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتاً دعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم: توضیح مرام طبع ثانی ص۹ پر لکھتا ہے کہ میں محدث[۱] ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

کفر سوم: دافع البلا مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھا ہے۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

کفر چہارم: مجیب پنجم نے نقل کیا دیتر میگوید کہ خدائے تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔ ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیۂ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر افترا کیا کہ وہ اسکی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے ثالثاً اللہ عزوجل پر افترا کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ○ بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے اور فرماتا ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ○ ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔ رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون ○ خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہدیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اسکے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔ ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحتاً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیح ہے اور وہ بالاجماع قطعی کفر صریح ہے۔ فقیر نے رسالہ

---

[۱] لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایھا المسلمون سید المحدثین امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی انہیں کے صدقے میں ہم نے اسپر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہ رواہ احمد والبخاری عن ابی ھریرۃ والترمذی والنسائی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہما فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد آیا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدَث ہے نہ محدِث یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا۔ الا لعنۃ اللہ علی الکذبین والعیاذ باللہ رب العلمین ۱۲

"جزاء اللہ عدوہ[۱۴] بابائہ[ھ] ختم النبوۃ[۱۳]" خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اسمیں آیت قرآن عظیم ایک سو دس[۱۱۰] حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا۔ اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اور ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل وجزو ایقان ہے۔ و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اسکا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اسکے عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر جو اسکے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بیّن الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم وسوم میں شاید وہ یا اسکے اذناب آجکل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی فتاوی خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین و فتاوی ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔ امام قاضی عیاض کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم میں فرماتے ہیں قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمہما اللہ تعالے فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ قال فعل اللہ برسول کذا و کذا و ذکر کلاماً قبیحاً فقیل لہ ماتقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی سألہ اشہد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ و ثواب ذلک قال حبیب بن الربیع لان ادعاءہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل یعنی امام احمد بن ابی سلیمن تلمیذ و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالے سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول اللہ کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بد کلام کا ذکر کیا۔ کہا گیا اے دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام ابن ابی سلیمن نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا اجر عظیم پائیں۔ امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا ملا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب) فانہ ارسل من عند الحق وسلط علی الخلق تاویلا للرسالۃ العرفیۃ بالارادۃ اللغویۃ وھی مردود عند القواعد الشرعیۃ یعنی وہ

جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا اس میں اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کیطرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔) علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں هذہ الحقیقة معنی الارسال وھذا مما لاشك فی معناہ وانکارہ مکابرة لکنه لایقبل من قائله ادعاؤہ انه مرادہ لبعدہ غایة البعد وصرف اللفظ عن ظاهرہ لایقبل کما لو قال انت طالق وقال اردت محلولة غیر مربوطة لایلتفت لمثله ویعد هذیانا اھ ملتقطا یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اسکا انکار ہٹ دھرمی ہے بااینہمہ قائل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لیے تھے اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اسکے معنی ظاہر سے پھرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں دکہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں ، تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا۔ اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا) ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کہ ؎

دندان تو جملہ در دہانند ، چشمان تو زیر ابروانند

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر و مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانیگا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹھوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں۔ بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ تعالےٰ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنے لغوی بنایا مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

کل یوم ھو فی شان بخواں	مر ورا بیکار و بے فعلے مداں !
کمتریں کارش کہ آں رب احد	روز سہ لشکر روانہ میکند
لشکرے ز اصلاب سوئے امہات	تا بروید در رحمہا شاں نبات
لشکرے ز ارحام سوئے خاکداں	تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
لشکرے از خاکداں سوئے اجل	تا بہ بیند ہر کسے حسن عمل !

حق عزوجل فرماتا ہے فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹیریاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون) کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جیسے ٹیری اور مینڈک اور جوں اور کتے اور سوّر سب کو شامل مانے گا۔ ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت علوم سے خبر دار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت مولوی قدس المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں۔ ؎

ہمسیعیم وبصیریم وخوشیم باشما نامحرماں ماخامشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔) حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ خاتم الحفاظ حق سبحانہٗ وتعالےٰ فرماتا ہے فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک من سبأ بنبأ یقین ہ کچھ دیر ٹھہر کر ہدہد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک وہ بات معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں) حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من صباح ولا رواح الا تبقاع الارض ینادی بعضھا بعضا یا جارۃ ھل مر بک الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ فان قالت نعم رأت ان لھا بذلک فضلا کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بت پرست کافر ہر ریچھ بندر ہر کتے سوّر کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہیگا ہرگز نہیں تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود و بعبارہ آخرے معنی چار ہی قسم ہیں۔ لغوی۔ شرعی۔ عرفی۔ عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہٖ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہدے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاش للہ ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح باد شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت و شرع

وعرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید سے شدید توہین کرکے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ایک کو تو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو۔ کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں۔ کیا عمرو جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں اگر کہئے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں مع ہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنیوالا قاموس میں ہے قدت قادیۃ جاء قوم قد اقحموا من البادیۃ والفرس تدیانا اسرع قادیان اسکی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنیوالوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف یوں اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کرلیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا ہماری اصطلاح میں (ہاں بمعنی (نہوں) یعنی کلمۂ زجر و انکار ہے۔ لوگ بیعنامے لکھ کر رجسٹری کراکر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیعنامہ لکھا تھا ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیع کہتے ہیں الی غیر ذلک من فسادات لاتحصی تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اوسے نہ سنیگا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول سے زیادہ پیاری ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل نہ سنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کرلیں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے نہیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں۔ وللہ الحمد جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علی قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا در با جلا چکا ہے فرماتا ہے قل لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ان سے کہدو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ رب العلمین ثالثاً کفر چہارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کا تعین کر رہا ہے۔ رابعاً کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ

جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۱۲ منہ

ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا منکر ہوا باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرتد و کافر ہوا سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلثون دجالون کذابون کلهم یزعم انه نبی تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہیگا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اٰمنت اٰمنت اٰمنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیل مسیح ہے مگر نہ مسیح صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العالمین

کفر پنجم:۔ دافع البلا صفحہ ۰ا پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔

کفر ششم:۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۰ا پر لکھا ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔۔۔ اوس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر ہفتم:۔ اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں۔ فقیر نے اپنے فتوی مسمی بہ رد الرفضة ۱۳۲۰ھ میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقاید نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولانا بلسے وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے ازانجملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع به والقائل بخلافه کافر لانه معلوم من الشرع بالضرورۃ یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اسکے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ ضروریات دین سے ہے) کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بلیوں) بتقدیم با ہے۔ یعنی بھنگی در کنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بلیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی کہ بلیسوں کا دین ہی اڑ گیا مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی گنجائش نہ رکھی۔

کفر ہشتم:۔ ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حق عزوجل فرماتا ہے اذ قال اللہ یعیسی بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا واذ علمتک الکتب والحکمۃ والتورىة والانجیل واذ

تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمہ والابرص
باذنی واذ تخرج الموتی باذنی واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا
منھم ان ھذا الا سحر مبین ۰ جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور
اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے
سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیق باتیں اور توراۃ اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس
میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے اور جب
تو قبروں سے جیتا نکالتا مُردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لیکر
آیا ان میں سے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو مسمریزم بتایا یا جادو کہا بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں
ایسے ہی مشرکوں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتاکید رد فرما دیا تھا اپنے
معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر الآیۃ
میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرندہ بناتا اور پھونک مار کر اسے جلاتا اور اندھے
اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں
بتاتا ہوں اور اسکے بعد فرمایا ان فی ذٰلک لآیۃ لکم ان کنتم مومنین ۰ بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے
اگر تم ایمان لاؤ پھر مکرر فرمایا وجئتکم بآیۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون ۰ میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں
تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو مگر جو عیسٰی کے رب کی نہ مانے وہ عیسٰی کی کیوں ماننے لگا یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی
سمجھی کرتے ہیں۔ ع کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ
تعالٰی: تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعض یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اسی
فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا وآتینا عیسی بن مریم البینٰت وایدنٰہ بروح القدس۔ اور ہم نے عیسٰی بن
مریم کو معجزے دیے اور جبریل سے اسکی تائید فرمائی۔ اور اگر اس بناء پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب
اعلٰی کے لائق نہیں تو یہ دربی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کے کفر وارتداد قطعی سے مفر نہیں پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ
صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ
کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۴۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے

کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے انا للہ وانا الیہ راجعون الا لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیاءہ وبارک وسلم ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل شفا شریف وشرح شفا وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضۂ امام نووی ووجیز امام کردری واعلام امام ابن حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمۂ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولو العزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں نہ کم درجہ بلکہ قریب ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ وقابلہ نے اولو العزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبد اللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ صلوات اللہ وسلام اللہ وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اسکا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اسکے کہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ○ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا وآخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفر دھم:۔ ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے، ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشن گوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر عزت عز جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا کذبت قوم نوح ن المرسلین ○ کذبت عاد ن المرسلین ○ کذبت ثمود المرسلین ○ کذبت قوم لوط ن المرسلین ○ کذب اصحب الئیکۃ المرسلین ○ ائمۂ کرام فرماتے ہیں جو نبی پر اسکی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کافر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہو جانا شفا شریف میں ہے من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن یجوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوبہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعھا فھو کافر باجماع یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے، ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلاۃ والسلام کو کاذب کہدیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے دیکھو قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلاۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا قوم نوح۔

نے سب رسولوں کی تکذیب کی عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چارسو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیاءہ ورسلہ والمومنین بھم اجمعین وجعلنا منھم وحشرنا فیھم وادخلنا معھم دارالنعیم بجاھھم عندہ وبرحمۃ بھم ورحمتھم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین طبرانی معجم کبیر میں وبرحنفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذاب بیشک میں ذرہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے وانا اشھد معک یا رسول اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعدد وانہائے ریگ وستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملٰئکہ سموات وارض وحاملان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے وکفیٰ باللہ شھیدا کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد کذاب ناپاک ہے۔

اگر یہ اقوال[1] مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ندوہ مخذولہ اور اسکے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی کافر وہ اراکین بھی کفارہ مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ وہ صریح کفر وہ کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفا شریف میں ہے نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے شفا شریف۔ نیز فتاویٰ بزازیہ ودرر وغرر وفتاویٰ خیریہ ودرمختار ومجمع الانہر وغیرہا میں ہے من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو اسکے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً وہ خود کافر ہے اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ ودرمختار و عالمگیری وغرر وملتقی الابحر ومجمع الانہر وغیرہا میں ہے صاحب الھویٰ ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد فتاویٰ ظہیریہ وطریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وبرجندی شرح نقایہ وفتاویٰ ہندیہ میں ہے ھٰؤلاء القوم خارجون عن ملۃ

---

[1] یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتویٰ کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریر خود نظر سے گذریں جن میں قطعاً کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر و مرتد ہے۔ ۱۲

الاسلام واحکامھم احکام المرتدین یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں فی الدر المختار عن غنیہ ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا اور عورت کا کل مہر اسکے ذمے عائد ہونے میں بھی شک نہیں جبکہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دَین کو ساقط نہیں کرتا فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فیء بعد قضاء دین ردتہ اور معجل توفی الحلال آپ ہی واجب الادا ہے رہا مؤجل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرما دے کہ وہ دار الحرب سے ملتحق ہو گیا اسوقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائیگا۔ اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ فی رد المختار لانہ باللحاق صار من اھل الحرب وھم اموات فی حق احکام الاسلام نصار کالموت الا انہ لا یستقر لحاقہ الا بالقضاء لاحتمال العود واذا تقرر موتہ تثبت الاحکام المتعلقۃ بہ کما ذکرنھر اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی حذرا علی دینھم الا تری انھم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل یخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المختار الفاجرۃ بمنزلۃ الکتابیۃ فان الولد یبقی عندھا الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منھا ما تفعلہ فکذ الفاجرۃ الخ وانت تعلم ان الولد لا یحضنہ الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلک عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیہ ویجب النزع منہ وانما احوجنا الی ھذا ان الملک لیس بید الاسلام والا فالسلطان[1] این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانۃ الا تری الی قولھم لا حضانۃ المرتدۃ لانھا تضرب وتحبس کلیوم فانی تتفرغ للحضانۃ فاذا کان ھذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول ولکن انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مگر ان کے نفس یا مال ہیں بدعویٰ ولایت اسکے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دار الحرب کو چلا گیا اور حکم لحوق ہو گیا تو باطل ہو جائیں گے فی الدر المختار یبطل منہ اتفاقا ما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح والذبیحۃ والصید والشھادۃ والارث ویتوقف منہ اتفاقا ما یعتمد المساواۃ وھو

---

[1] فان سلطان الاسلام مامور بقتلہ لا یجوز لہ ابقاؤہ بعد ثلاثۃ ایام ۱۲ منہ

المفاوضة او ولایۃ متعدیۃ وھو التصرف علی ولدہ الصغیران اسلم نفذ وان ھلک او لحق بدار الحرب وحکم بلحاقہ بطل اھ مختصر انسأل اللہ الثبات علی الایمان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین امین واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد:۔ الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علی اھلھا لعمری لقد اجاد فیما اجاب۔ واطاب۔ واصاب۔ فاوضح الصواب ومیز القشر عن اللباب۔ وازاح الارتیاب۔ فدمدم علی المسیح الکذاب۔ وصب علیہ سوط عذاب۔ فبھت الذی کفر وارتاب۔ فانھزم الاحزاب۔ وفرت الاذناب۔ وحقت علیھم کلمۃ العقاب۔ خالدین فی النار وبئس المآب الامن تاب واب۔ ورجع واناب۔ فان المولی الوھاب۔ تواب علی من تاب۔ فعل ھذا وید الا تحت الثیاب۔ وسیف فی الجراب۔ فما کان عاقبۃ الذین ظلموا الا فی تباب۔ فللہ در المجیب رزقہ اللہ الزیادۃ وجمیل الثواب۔ والزلفی عندہ وحسن ماٰب۔ وھذاک حبر الشامخ فی الدین بحر بازخ۔ مجدد المائۃ الحاضرۃ۔ ذوالحجۃ القاھرۃ صاحب القوۃ القدسیۃ۔ عالم اھل السنۃ السنیۃ۔ والجماعۃ السنیۃ۔ السمیدع العریف الغطمطم الغطریف والدی واستاذی وملجائی وملاذی مولانا ومولی الکل حضرۃ **احمد رضا خاں** البریلوی مدظلھم العالی۔ مدی الایام واللیالی وانا عبد الضعیف الاواہ **محمد** ن المعروف **بحامد رضا** کان لہ اللہ بجاہ حبیبہ الحامد المصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ والثنا ٭ ٭ ٭ ٭

محمد حامد رضا خاں سنی حنفی قادری

سلطان محمد خان احمد

نصیر الدین حسن خان

محمد رضا خان قادری عرف محمد عبد الرحمٰن

ہے۔ لیکن باجتماع امور ثلاثہ کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے اور فتاوی عبدالحی جلد اول صفحہ ۸۰ اور جلد سوم صفحہ ۱۴۲ میں بھی
اسکو مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ اور حکماء نے بھی اسکو مضر لکھا ہے۔ چنانچہ فتاوی جامع الفوائد صفحہ ۱۸۱ میں بایں طور مسطور
ہے قَالَ اَفْلَاطُوْنُ لَوْلَا الْغُبَارُ وَالطِّیْنُ وَالدُّخَانُ لَعَاشَ النَّاسُ دَھْرًا طَوِیْلًا وَقَالَ جَالِیْنُوْسُ اِجْتَنِبُوْا
عَنْ ثَلَاثٍ اَلدُّخَانُ وَالطِّیْنُ وَالْغُبَارُ الخ وَقَالَ حَکِیْمٌ اَبُوْ عَلِیِّ سِیْنَا لَوْلَا الدُّخَانُ وَالطِّیْنُ وَالْغُبَارُ
لَعَاشَ ابْنُ اٰدَمَ اَلْفَ عَامٍ۔ فَثَبَتَ بِاِجْمَاعِ الْحُکَمَاءِ اَنَّہٗ مُغَیِّرٌ وَالْمُضِرُّ حَرَامٌ الخ بہر صورت فقیر کے نزدیک
بھی اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ لقولہ علیہ السلام اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَ ذٰلِکَ مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھَا
کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ۔ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال ظاہر ہیں
اور حرام بھی ظاہر ہیں۔ اور انکے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں۔ اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے۔ پس جو بچ گیا مشتبہات سے
پاک ہوا اسکا دین ::

اور حدیث میں ہے کہ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ۔ یعنی فرمایا آپ نے کہ چھوڑ دو اس چیز کو جو تم کو شک
میں ڈالے۔ اور عمل کرو اس چیز پر جسمیں یقین ہو۔ شک و شبہ نہ ہو۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اللہ کے نزدیک
زیادہ پرہیزگار آدمی بہتر ہے۔ وَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔ باقی ذکر اسکا جلد دوم میں
گذر چکا ہے۔ اگر کسی صاحب کو زیادہ دلائل دیکھنے کی ضرورت ہو تو فتاوی جامع الفوائد و رسالہ الفتن کو مطالعہ کرے فا

سوال:۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اگر مجدد زماں مانا جائے تو بجا ہے یا نہیں؟ ::

جواب:۔ مرزا صاحب مذکور ہرگز مجدد زمان نہیں مانا جا سکتا۔ کیونکہ مجدد کے لئے چند شرائط مقرر اور متعین ہیں
چنانچہ کتاب مجالس الابرار مجلس ۸۳ میں بایں طور مسطور ہے کہ مجدد وہ ہو سکتا ہے جسکی لیاقت علمیت و بزرگی کو
علمائے وقت تسلیم کر لیں۔ نہ یہ کہ وہ اپنی زبان سے میاں مٹھو طوطا کیطرح مجدد ہونے کا اپنے منہ سے دعوی کرے۔
اور کہلائے۔ اور مرزا صاحب میں یہ صفت کہاں۔ دیکھو اسکی عبارت عربی جو یہاں بطور نمونہ مشتے از خروارے تحریر
کر دی جاتی ہے جسپر ادنی لیاقت والے طالبعلم بھی اعتراض کرتے ہیں۔ اور ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی چند
تصانیف سے کتاب اعجاز المسیح کی چند غلطیاں پیر مہر علی شاہ صاحب نے سیف چشتیائی اور صاحب فیصلہ آسمانی نے
بایں طور نقل کر دی ہیں۔ وھو ہذا۔ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُہٗ اِعْجَازُ الْمَسِیْحِ وَقَدْ طُبِعَ فِیْ مَطْبَعِ ضِیَاءِ الْاِسْلَامِ فِیْ سَبْعِیْنَ

۱؎ طبع کی ضمیر راجع طرف القصیدہ کے ہے اور قصیدہ مونث ہے لہذا طبعت ہونا چاہیئے تھا۔ اور قد طبع فی سبعین یوما کی بجائے فی
کا لفظ زائد ہونا چاہیئے تھا تاکہ معنی صحیح ہو جاتے۔ خادم شریعت۔

يَوْمًا مِنْ شَهْرِ الصِّيَامِ وَ عَانَ مِنَ الْهِجْرَةِ سنہ ۱۳۱۳ وَمِنْ شَهْرِ النَّصَارٰى ۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ مقام الطبع قادیان ضلع گورداسپور ؞

اب ناظرین انصاف فرماویں کیا یہ عبارت صحیح ہے۔ کیا مہینہ رمضان شریف نتّر دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور امید ہے کہ مرزائی صاحبان اسجگہ بھی کچھ تاویل کریں گے۔ حالانکہ یہ تمام عبارت بے ربط اور خلاف محاورہ عرب کے ہے اور غلطی دوم ضلع گورداسپور کی بجائے عمدہ واسفور ہونا چاہیئے۔ (۳) غلطی باہتمام الحکیم فضل الدین بعد التعریب فضل الدین، (۴) غلطی صفحہ ۲ من کل نوع الجنا ح۔ نوع الجناح۔ کیونکہ کل معرفہ پر احاطہ اجزاء کا افادہ دیتا ہے اور وہ یہاں پر مقصود نہیں غلطی صفحہ ۳۔ کل امرہم علی التقوٰی۔ اس مقام پر کل امرہم ہونا چاہیئے تھا چونکہ کل مجموعی خلاف ہے ؞ غلطی صفحہ ۴: فلا ایمان لہ او یضیع ایمانہ۔ دو دفعہ ایمان کے لفظ کا تکرار بیقاعدہ اور خلاف محاورہ عرب ہے ؞ غرضیکہ مرزا صاحب نے کہیں تو مقامات حریری وغیرہ کتب سے عبارتیں چرائی ہیں لفظی اور کہیں معنوی تحریف قرآن مجید و احادیث شریف کی گئی ہے۔ جسکو پیر صاحب موصوف نے اپنی تصنیف چشتیائی میں صفحہ ۷ تا ۸۱ قلمبند کردیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالٰی فقیر بھی ہر ایک جلد میں چند اغلاط مرزا غلام احمد قادیانی کے لکھتا رہے گا ؞

اور دوسری شرط مجدد کی یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہر اور باطن کو مطابق شریعت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکھتا ہے۔ اور اقوال و افعال اسکے ہرگز ہرگز خلاف شریعت کے نہیں ہوتے۔ اور مرزا صاحب میں یہ ہر دو صفتیں موجود نہ تھیں نہ تو مرزا صاحب نے باوجود استطاعت و فارغ البالی و مرفہ الحالی حج کیا۔ اور نہ ہی پتلی روٹی گیہوں کی کھانے سے تین روز متواتر باز رہے۔ اور نہ ہی فرش چمڑے اور کھجوروں کے پتوں سے بنایا۔ اور نہ ہی مرزا صاحب نے کباب اور زردے اور پلاؤ کھانے سے منہ پھیرا۔ اور نہ ہی جھوٹے الہام بیان کرنے سے زبان کو روکا۔ اور نہ ہی نبیوں کی توہین کرنے سے قلم بند کیا۔ اور نہ ہی ۲۲ کروڑ مسلمانوں کی پارٹی پر کفر کا فتویٰ لگانے سے شرم کی۔ اور نہ ہی قرآن مجید اور احادیث شریف اور اجماع امت کے اقوال کی تحریف معنوی کرنے سے قلم کو تھاما ؞

تیسری شرط مجدد کی یہ ہے کہ جو بدعت اور بت پرستی اور برے کام لوگوں کے درمیان مروجہ اور قائم ہو چکے ہوں ان کو اپنی ایمانی طاقت اور استقامت اور حوصلہ اور حلیمی سے دور کر دیتا ہے۔ مرزا صاحب نے تو بجائے ان باتوں کے بدعت اور بت پرستی کی بیخ قائم کی چنانچہ اپنی تصویریں بنوا کر ٹکٹوں میں تقسیم کیں۔ حالانکہ یہ بالکل برخلاف قرآن مجید و احادیث صحیحہ و اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہے۔ اور علاوہ اسکے اپنے آپ کو خدا کہلانا اور آسمان و زمین پیدا کرنے پر اپنے آپ کو قادر سمجھنا جیسا کہ کتاب البریہ و حقیقت الوحی و دافع البلاء وغیرہ میں مذکور ہے۔ علاوہ اسکے

خود مرزا صاحب کا دعویٰ کرشن جی کا بھی ہے۔ جنکی تعلیم شرک وبدعت سے بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ گیتا ترجمہ فیضی سے پوسٹ ماسٹر پیر بخش صاحب نے بایں طور ابیات نقل کئے ہیں:

ابیات

من از ہر سہ عالم جدا گشتہ ام ، تہی گشتہ از خود خدا گشتہ ام

منم ہر چہ ہستم خدا از من است ، فنا از من است وبقا از من است

باشجا رہیپل بدانی مرا! ، برگہائے نارو بدانی مرا

اگر گوش داری چناں میشوی ، خدامے شوی وخدامے شوی

تمثیل

ہمہ شکل اعمال بگرفتہ اند ، بہ تقلیب احوال دل گفتہ اند

گرفت ار زندانِ آمد شد اند ، زبید النشی خصم جانِ خود اند

اب ناظرین مرزا صاحب کے کلمات اور بھی بغور وہوش دیکھئے۔ اور سنیئے۔ اور انصاف فرمائیے۔ وھو ہذا۔ ترجمہ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا۔ کہ وہی ہوں۔ من عینہ کتاب البریہ مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۷۸ سطر ۴:

اللہ تعالےٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا۔ اور میرا غضب اور حلم اور تلخی وشیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا۔ اور اسی حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جسمیں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ اسکے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ اور اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ پھر میں نے کہا۔ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ من عینہ کتاب البریہ صفحہ ۷۹ سطر ۳ سے ۹ تک:

اور آگے چل کر اسی کتاب کے صفحہ ۱۹۲ میں جہاں یہ مضمون چھڑا ہوا ہے کہ امام مہدی وعیسیٰ مسیح میں ہوں۔ اور وہ عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ہیں۔ اور جو لوگ انکو زندہ ہونا آسمان پر مانتے ہیں وہ جاہل اور احمق اور نادان ہیں۔ قرآن مجید کو غور سے نہیں سمجھتے اور جب انکو پوچھا جائے کہ اسکے آسمان سے اترنے اور جانیکا کیا ثبوت ہے۔ تو پھر

آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حدیثلہ ؛

پناہ بخدا۔ میرے صاحبان دیکھو مرزا صاحب کا کسقدر جھوٹ بولنا ثابت ہے۔ حالانکہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب فاضل اجل عالم بے بدل مدظلہ العالی لاہور میں خود بحث کرنے کے لئے مع بسیار علمائے دین کے تشریف لائے۔ اور مرزا صاحب بھاگ گئے۔ اور ایسا ہی پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے مقابلہ کرنے سے بھاگتے رہے۔ آخر الامر اُسکے دعویٰ کی تردید میں کتاب سیف چشتیائی و شمس الہدایت تیار ہوئیں اور اسی طرح ہزار ہا علمائے دین جواب بدلائل قاطعہ اب تک دے رہے ہیں۔ اور خاصکر اب بھی رفیق پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر انجمن تائید الاسلام کیطرف سے مستقل طور پر رسالہ ماہواری نکلتا ہے۔ جسکے جواب دینے میں مرزا صاحب اور مرزا کے پیرو لا نسلّم کا سبق پڑھ کر لاجواب ہو گئے۔ اور انشاء اللہ ہوتے رہینگے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ، چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اور اب فقیر بھی مرزا صاحب کے گدی نشینوں اور متبعین کو نوٹس دیتا ہے کہ اگر مرزا صاحب اور آپ مانگ سچے ہیں تو بیس ہزار روپیہ جو مرزا صاحب نے کتاب البریہ کے صفحہ ۱۹۲ میں بطور انعام اس دعویٰ پر قائم فرمایا ہے۔ براہ مہربانی بصیغۂ منی آڈر روانہ فرمایا جاوے اور اپنی تحریر مطالب کے مطابق جواب ملاحظہ کرلیں۔ مطالبہ یہ ہے :-

"اگر اسلامی تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو۔ تو صحیح تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے جسمیں لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ اور پھر کبھی زمانہ میں زمین کیطرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں۔ اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کو جلا دینا اسکے علاوہ ہوگا جسطرح چاہیں تسلی کرلیں" من عینہ کتاب البریہ ؛

اور صفحہ ۹۳ میں یوں لکھا ہے کہ جہاں کسی کا واپس آنا بیان کیا جاتا ہے۔ عرب کے فصیح لوگ رجوع بولا کرتے ہیں۔ نہ نزول" من عینہ۔

اب ناظرین نے مرزا صاحب کی عبارت کا مطلب تو سمجھ لیا ہوگا کہ جو بعض حدیثوں میں صرف نزول کا لفظ وارد ہے وہ غیر فصیح ہے۔ یہ لفظ ذی عزت آدمی کی خاطر بھی بولا جاتا ہے۔ اور یہ عام محاورہ ہے نزول من السماء۔ اور رجوع کا کلمہ کسی حدیث وضعی کتاب مذہب اسلامیہ میں بھی اسکا ثبوت نہیں۔ اور اگر کوئی شخص دیکھا دے تو اسکو بیس ہزار ۲۰۰۰۰

لہ خادم شریعت نے بیس حدیثیں اور دس آیتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر بوقت مناظرہ جھوک بوسن علاقہ ملتان میں مناظرہ قادیانی کے پیش کیں اور اسکو لاجواب کیا اور اس علاقہ سے ان کا تخم اٹھا دیا۔ اور جدید طبع رسالہ قہر یزدانی بر قلعہ قادیانی کو ملاحظہ کریں جو خادم شریعت کا بنایا ہوا ہے۔ خادم شریعت

ہزار علاوہ سزا اور تاوان کے دوں گا"۔

میرے صاحبان ذرا انصاف سے حدیثوں کو ملاحظہ فرمائیں بعدہ دیکھیں کہ ان میں رجوع اور نزول من السماء کا کلمہ ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہے تو میرزائی صاحبان سے تحریر شدہ تاوان لے دیں۔ اور اگر وہ نہ دیں تو سمجھ لو یہ کذاب ہیں۔ اور نہ ہی مرزا صاحب صادق اور مجدد ہو سکتے ہیں۔ اور وہ دلائل یہ ہیں۔

حدیث (۱) قَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ اِنَّ عِيْسٰى لَمْ يَمُتْ وَاِنَّهُ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ نقل از تفسیر درمنثور و سیف صفحہ ۲۵ (ترجمہ) یعنی کہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مخاصمین اہل یہود کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک نہیں مرا وہ تمہاری طرف آنیوالا ہے قیامت سے پہلے۔ تو اس حدیث میں رجوع کا لفظ موجود ہے اور حدیث بھی صحیح ہے۔

حدیث (۲) روی اسحق بن بشیر وابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذٰلک ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء۔ نقل از کنز العمال (ترجمہ) یعنی کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ میرا بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے نزول فرمائے گا (اس حدیث میں کلمہ من السماء کا موجود ہے)۔

حدیث (۳) یَا اِنَّهٗ لَمْ يَمُتْ اِلَى الْاٰنِ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَاۤءِ روی ابن جریر وابن حاتم عن ربیع قال اِنَّ النَّصَارٰى اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَاَنَّ عِيْسٰى يَاْتِيْ عَلَيْهِ الْفَنَاۤءُ۔ نقل از سیف ۱۳۔ یعنی کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ رب ہمارا زندہ ہے۔ اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اور عیسیٰ پر موت آئیگی۔

حدیث (۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ يُدْفَنُ عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُوْنُ قَبْرُهٗ رَابِعًا۔ نقل از مشکوٰۃ (ترجمہ) یعنی فرمایا کہ دفن ہونگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور ابوبکر و عمر کے اور ان کی قبر چوتھی ہو گی۔

حدیث (۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاۤءِ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رواہ بیہقی فی کتاب السماء والصفات۔

ناظرین کیا حدیث نمبر اول میں رجوع اور حدیث نمبر ۲ و ۵ میں کلمہ من السماء کا واقعہ ہے یا نہیں۔ اب مہربانی فرما

نوٹ: کنز العمال اور درمنثور خادم کے دفتر میں موجود ہیں۔ خادم شریعت۔

میرزائی صاحبان کو لازم ہے کہ ایفائے عہد کریں۔ یا مرزا صاحب کی اتباع سے توبہ کریں۔ اور علاوہ اسکے مرزا صاحب کے اور بھی کلمات ہیں۔ اصل کو غور سے دیکھیں اور انصاف کریں۔ کہ کیا یہ مطابق قرآن مجید و احادیث شریف و اجماع مسلمین و آئمہ دین مجتہدین و مجددین کے ہیں یا نہیں۔ وھو ہذا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ نقل از کتاب دافع البلاء و معیار اہل الاصطفا صفحہ ۶ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶۔ اور معنی ان کے یوں کئے جاتے ہیں کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیساکہ اولاد۔ تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے ہوں ؛

ناظرین! کیا مرزا صاحب کا یہ کہنا سچ ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ صریح جھوٹ ہے اور خداوند کریم پر افتراء باندھا ہوا ہے چنانچہ قرآن شریف خود اسکی تردید کرتا ہے۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (ترجمہ) نہیں جنا اسنے کسی کو۔ اور نہ جنا گیا وہ کسی سے (آیت دوم) لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ۔ اور (آیت سوم) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا الخ۔ اَلَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (آیت چہارم) فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ لِیَشْتَرُوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا الخ

پس ان تمام مذکورہ بالا آیات بینات سے واضح ہوا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھے۔ یعنی خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے یا خود خدا بنے یا اپنے ہاتھ سے کوئی کتاب لکھ کر کہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہو وہ ظالم۔ لعنتی اور دوزخی ہے ؛

اور دیکھو مرزا صاحب نے جو اشتہار بہ نسبت موت لیکھرام ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۳۳ و ۳۴ میں دیا تھا لکھا ہے۔ قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ اور ازالۃ الاوہام صفحہ ۵۳۳ میں بایں طور لکھا ہے کہ براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۳ میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام یوسف نجار (یعنی یوسف ترکھان) کا بیٹا ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۲۹ و ۶۲۹ میں لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ خدا کی پناہ۔ ایسے مجددوں سے ؛

میرے صاحبان انصاف فرمایئے کہ جس آدمی کے یہ الفاظ ہوں کیا وہ آدمی بقانون شریعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان بھی رہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ہاں بقول شخصے (سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی)

الغرض مرزا صاحب کسی صورت میں بھی مجدد نہیں ہو سکتے۔ اور باقی ذکر جلد چہارم میں ملاحظہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب ؛

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ۔ یعنی فرمایا امیر المومنین نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق تو مرد عیاش ہے بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع کر دیا متعہ سے الخ۔ اور قرآن مجید بھی اس پر شاہد ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ الخ یعنی جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا وہ جو ملکیت میں ہے انکی۔ اگر ان کے سوا کسی سے صحبت کریں تو وہ لوگ حد سے گذرنے والے ہیں۔ پس اب شیعان پاک کو چاہیئے کہ اس آیت کو ناسخ نما سمتعم کا تصور کریں۔ اور یہ بھی سوچیں کہ متعہ حکم نکاح کسطرح رکھ سکتا ہے۔ اور حفاظت شرمگاہ اس میں کسطرح ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ زنا ہے نکاح نہیں۔ نکاح کی چند شرطیں ذیل میں درج ہیں جو متعہ میں ہرگز نہیں پائی جاتیں۔ (اول) منکوحہ عورت سے جو اولاد ہوتی ہے وہ وارث ترکہ ہوتی ہے۔ (دوم) منکوحہ مطلقہ کو تین حیض عدت گذارنی پڑتی ہے۔ (سوم) منکوحہ پر لعان و اظہار و ایلاء و طلاق واقع ہو سکتی ہے۔ (چہارم) منکوحہ ایک مرد سے زیادہ شوہر نہیں رکھ سکتی۔ (پنجم) منکوحہ پر زوج کے حقوق و حفاظت مال لازم ہوتی ہے۔ اور اسی طرح مرد پر زوجہ کے حقوق ہوتے ہیں۔ غرضیکہ نکاح میں بہت شرائط قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں۔ اور متعہ اور زنا میں رائی بھر فرق نہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اسکا مفصل ذکر جلد چہارم میں تحریر کیا جائیگا۔ فقط۔

چند سوالات ایک مرزائی کے مع جوابات

ایک دن کا ذکر ہے کہ فقیر مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۹ء کو علاقہ لائلپور موضع میتر الوالی میں اپنے رفیقوں کے ملنے کی خاطر گیا۔ اور رفیقوں میں سے ایک رفیق مسمی عبدالحکیم عطار نے مفصلہ ذیل اعتراضات تحریر شدہ فقیر کے سامنے پیش کر دیئے۔ اور کہا یہ تمام اعتراض ایک مرزائی نے بندہ کیطرف تحریر کئے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ ان اعتراضوں کے جوابات اب تک کسی حنفی یا شیعہ یا اہل حدیث نے نہیں دیا۔ اور نہ دے سکتے ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ آپ مہربانی فرما کر ان اعتراضوں کے جوابات تحریر فرمائیں۔ اور امید قوی ہے کہ آپ انکے اعتراضوں کے جوابات بالصواب دندان شکن دے سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم ظاہری اور باطنی بذریعہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بے حساب عطا کیا ہوا ہے۔ اور وہ اعتراضات تحریر شدہ یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ چند سوالات بخدمت علمائے حنفیہ و اہل حدیث و اہل تشیع و مشائخ صوفیہ۔

سوال: (۱) اللہ تعالیٰ نے مسیح کی پیدائش کی خبر اسکی والدہ کو دی۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی بشارت انکی

والدہ کو نہیں دی۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال: (۲) مسیح کی والدہ کی نسبت فرمایا کہ وہ صدیقہ ہے۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کو صدیقہ نہیں فرمایا پس افضل کون ہوا؟

سوال: (۳) مسیح کی ولادت خرق عادت سے ہوئی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش خرق عادت سے نہیں ہوئی پس افضل کون ہوا؟

سوال: (۴) مسیح کا جسم عنصری زمین سے آسمان پر اٹھایا جانا ثابت ہے۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھایا جانا ثابت نہیں۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال: (۵) مسیح کا بغیر خورد و نوش آسمان پر رہنا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا نہ ہونا۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال: (۶ و ۷) مسیح نے مردے زندہ کئے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال: (۸) مسیح نے اندھوں کو بینا بنایا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اندھا بینا نہیں بنایا۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال (۹) مسیح لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ تم فلاں چیز کھاتے ہو۔ اور اسقدر گھر میں جمع رکھتے ہو۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں بتایا پس افضل کون ہوا؟

سوال (۱۰) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے فرمایا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ اور فرمایا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى اور مسیح کو فرمایا وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس افضل کون ہوا؟

سوال (۱۱) مسیح اب تک زندہ ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال (۱۲) مسیح کے مرنے کا ذکر قرآن شریف میں نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرے۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال (۱۳) مسیح لوگوں کو ہدایت کے لئے دوبارہ اتریں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئیں گے۔ پس افضل کون ہوا؟

سوال (۱۴) مسیح دجال کے لئے اترے گا اور دجال کو پامال کرے گا اور صلیب توڑے گا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ دجال کے لئے آویں گے۔ نہ دجال پامال کریں گے۔ نہ صلیب کو توڑیں گے۔ پس افضل کون ہوا۔ ثبوت قرآن مجید سے دیا جاوے؟

بقلم اللہ داد احمدی

نوٹ:۔ ان تمام اعتراضوں کے جواب تحریر کرنے کے واسطے اس جلد میں گنجائش نہیں رہی۔ صرف تھوڑا سا جیان نمبر اول و دوم کے بارہ میں تحریر کیا جاتا ہے۔ جو مفصلہ ذیل ہے۔ اور باقی سوالوں کے جوابات انشاء اللہ تعالے جلد

چہارم و پنجم میں حسب استعداد فقیر تحریر ہوں گے :

جواب : سوال اول و دوم میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کو آپ کی پیدائش کی بشارت نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی ان کی والدہ کو صدیقہ کہا گیا ہے۔ اور مسیح کی والدہ کو بشارت بھی دی گئی۔ اور صدیقہ بھی کہا گیا۔ لہذا کون شان میں افضل ہے :

افسوس ابتک معترض کو معلوم نہیں ہوا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک باتفاق جمیع المسلمین تمام انبیاء علیہم السلام پر کئی وجوہات سے زیادہ ہے۔ اور فقیر انشاء اللہ جلد چہارم میں مفصلہ بتا کر دکھاویگا۔ اور یہ جو معترض کے دل میں خیال گذرا ہے کہ جسکی والدہ کو بیٹے کی بشارت دیگئی۔ اسکی شان زیادہ ہے۔ اسکی نسبت انصاف فرمایئے کہ جس شخص کی نسبت بشارت روز میثاق سے لے کر آدم علیہ السلام تک اور آدم علیہ السلام سے لے کر بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کی زبان فیض ترجمان سے ظاہر ہوئی اسکا شان زیادہ ہوگا یا جسکی بشارت صرف ایک عورت کو دیجائے۔ یعنی ایک شخص کی نسبت ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بشارت دی گئی ہو۔ اور دوسرے شخص کی نسبت صرف ایک عورت عفیفہ کو بشارت ملی ہو۔ اب بتایئے کہ کس کی عزت و منزلت عند اللہ زیادہ ہوگی۔ ان دلائل قاطعہ کے ثبوت دو تین آیات بھی تحریر کی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین کو یقین آجائے۔ وھو ہذا : وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ (ترجمہ) یعنی جسوقت عہد لیا خداوند کریم نے پیغمبروں سے کہ جو کچھ دوں میں تمکو کتاب اور حکمت سے۔ پھر جب آوے تمہارے پاس سچا کرنے والا اس چیز کا جو پاس تمہارے ہے۔ ضرور اسکے ساتھ ایمان لائیو۔ اور ضرور مدد دیناتم تب تمام ارواح انبیاء نے اسپر اقرار کر اور اسکی تائید پر یہ آیت ہے۔ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْہُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝

یعنی جب ہم نے نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے پکا اقرار لیا۔ اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آیا۔ تو انہوں نے بھی خود اپنی قوم کو بشارت دی اور کہا وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔ اور ایسا ہی انجیل میں ہے چنانچہ استثنا کی کتاب باب ۵ سے ۸ تک مذکور ہے۔ غرضیکہ عرب کے تمام مذاہب کے مردوں اور عورتوں کو پہلے سے آپ کی تشریف آوری کی خبر کتابوں سے ظاہر ہو چکی تھی۔ یہاں تک کہ بوقت مصیبت حضور کی ذات کا وسیلہ پکڑتے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ خاندان اسمٰعیل سے پشت بہ پشت نبی آخر الزمان نسب ہاشمی سے ہونگے۔ چنانچہ

قرآن مجید میں ہے وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ یعنی اے میرے حبیب تو نمازیوں میں پھرتا چلا آیا ہے۔ اس آیت شریف سے ثابت ہوا کہ آپ کا خاندان آدم علیہ السلام سے لے کر جہاں کہیں آپ نے ٹکانا کیا ہے۔ وہ سب کے سب صادقین و موحدین ہوئے۔ اور مائی مریم پر جبکہ لعین نے الزام زنا وغیرہ لگایا۔ تو خداوند کریم نے ان کی بریت بیان کی۔ اور کہا کہ تم لوگ جھوٹے ہو۔ وہ عفیفہ اور صادقہ ہے۔ اور مائی آمنہ رضی اللہ عنہا پر تو کسی فرد نے کسی قسم کا الزام نہیں لگایا۔ تو پھر خداوند کریم کو کیا ضرورت تھی کہ خواہ مخواہ ایک بے ضرورت قصہ بیان کرتا۔ اور بشارتیں دیتا۔ باقی بیان انشاء اللہ تعالٰے جلد چہارم و پنجم وغیرہما میں کیا جائے گا۔ فقط وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ؛

خُطْبَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِمَنْ قَدْ تَحَيَّرَ اَوْ تَخَيَّالًا … وَالشُّكْرُ لِمَنْ صَوَّرَ حُسْنًا وَّجَمَالًا

فَرْدٌ صَمَدٌ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بَرِيٌّ … رَبٌّ اَزَلِيٌّ خَلَقَ الْخَلْقَ كَمَالًا

لَا شِبْهَ وَلَا مِثْلَ وَلَا كُفْوَ لِمَوْلٰى … لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَخَالًا

لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا حَدَّ لِرَبِّيْ … اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلْقَ زَوَالًا

لَا مِثْلَ لِمَنْ صَوَّرَ مِثْلًا وَّنَظِيْرًا … مَنْ قَالَ سِوٰى ذٰلِكَ قَدْ قَالَ مُحَالًا

لَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ وَلَا وَقْتَ زَمَانًا … لَا مَانِعَ لَا حَاجِبَ لِلّٰهِ تَعَالٰى

اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ حَقًّا … وَالْبَاطِنُ مَوْلَايَ وَلَا قِيْلَ وَقَالًا

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا … اَشْهَدُ بِاَلَا حَمْدَ لِلّٰهِ تَعَالٰى

وَصَلِّ عَلٰى اَفْضَلِ رُسُلٍ وَّنَبِيٍّ … فِيْ كُلِّ صَبَاحٍ وَّمَسَاءٍ وَّزَوَالًا

يَا قَوْمِ لَنَا التَّوْبَةُ لَيْلًا وَّنَهَارًا … وَالطَّاعَةُ لِلّٰهِ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰى

اِنْ شِئْتَ مِنَ الْخَوْفِ اَمَانًا وَّسَلَامًا … لَا تَهْوَ بِمَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اِنْ شِئْتَ مِنَ النَّارِ نَجَاةً وَّفَلَاحًا … فَاعْبُدْ لَهُ بِالْفِكْرِ بِعَدَدٍ وَّاَصَالًا

طُوْبٰى لِمُصَلٍّ بِصَفَاءٍ وَّبِصِدْقٍ … قَدْ يَحْصُلُهُ الْقُرْبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى